غزوۂ بدر

تالیف : استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وسیم ضیائی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزنگ: محمد ذیشان رضا انصاری (طالبعلم مرکز العلوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الصلاۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہِ بدر

مؤلف: مفتی محمد وسیم ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزنگ: محمد ذیشان رضا انصاری (طالبعلم مرکز العلوم)

www.waseemziyai.com

فہرست

1--عرضِ مؤلف---------------------------------------(4)

2--قرآن میں تذکرہ------------------------------------(5)

3--جنگ کا سبب--------------------------------------(6)

4--مسلمانوں کی تعداد------------------------------------(7)

5--جنگی سازوسامان-----------------------------------(7)

6--ضمضم غِفاری--------------------------------------(7)

7--لشکرِ کفار---------------------------------------(7)

8--دوسرا راستہ--------------------------------------(8)

9--ابوجہل کی ہٹ دھرمی---------------------------------(8)

10--وادیِ ذفران میں مسلمان------------------------------(9)

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

11--تدبیر---------------------------------------(9)
12--مجلسِ مشاورت جذباتِ صحابہ--------------------------(10)
13--مقام بدر میں------------------------------(11)
14--یوم الفرقان------------------------------(12)
15--مسلمان شہداء------------------------------(14)
16--کفار کی ہلاکت------------------------------(15)
17—معجزہ-----------------------------------(15)
18--نمازِ جنازہ-----------------------------------(15)
19--کفار کی لاشیں------------------------------(16)
20-- گرفتار کفار-------------------------------(16)

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

عرضِ مؤلف

میں نے غزوہِ بدر کے عنوان پر بادامی مسجد (میٹھادر کراچی پاکستان) میں چند خطابات کیے تھے اُن میں سے کچھ باتیں آپ کے سامنے پیش کررہاہوں اور بہت سی باتیں طوالت کے خوف سے چھوڑرہاہوں۔ اللہ تعالیٰ بندہ ناچیز کی اِس چھوٹی سی کاوش کو قبول فرمائے۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

مفتی محمد وسیم ضیائی

مورخہ: 26 رمضان المبارک 1440 بمطابق یکم جون 2019

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

نحمدہ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم

اما بعد فاَعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

آج آپ کے سامنے تاریخِ اسلام کے اُس عظیم معرکہ کا تذکرہ پیش کرنے لگا ہوں جو **اسلام و کفر، حق و باطل اور سچ و جھوٹ کے درمیان فیصلہ کُن معرکہ** تھا یہ عظیم معرکہ مدینہ طیبہ سے تقریباً **80** میل کے فاصلے پر ایک کنواں ہے جس کا نام بدر تھا اور وہ علاقہ بدر ہی کے نام سے مشہور تھا اسی مقام پر اسلام اور کفر کی پہلی ٹکر ہوئی ہجرت کا دوسرا سال تھا جمعہ کا دن اور رمضان المبارک کی **17** تاریخ تھی۔

قرآن میں تذکرہ

اس دن کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ رب العزت نے سورہ انفال کی آیت نمبر 41 میں جنگِ کے دن کو "یوم الفرقان" قرار دیا یعنی حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دن اوراپنی نصرت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے میدانِ بدر میں تمہاری مدد فرمائی تھی جبکہ تم لوگ کمزور اور بے سروساماں تھے (سورہ اٰل عمران آیت 123)

جنگ کا سبب

یہ معرکہ اِس طرح وقوع پذیر ہوا کہ ہجرت کے دوسرے سال شعبان کے مہینے میں جب ابوسفیان کی قیادت میں اہلِ مکہ کا ایک تجارتی کارواں جس میں پچاس ہزار پونڈز کی مالیت کا سامان تھا شام سے مکہ کی طرف لوٹ رہا تھا اس تجارتی کارواں کی حفاظت کے لئے 30 سے 40 افراد مقرر تھے اوراسی سال رمضان کی 12 تاریخ ہفتہ کا دن تھا مسلمان اس مقصد سے مدینہ طیبہ سے نکلے کہ ابوسفیان کے تجارتی کاروان کو روکیں تاکہ کفارِ مکہ اور مسلمانوں کے بیچ کوئی معاہدہ طے پاجائے جس کے ذریعے مسلمانوں کو عمرہ کی اجازت اور مسلمان مکہ کی طرف عافیت کے ساتھ آنا جانا کرسکیں اور مسلمانوں کا مقصد لڑائی ہرگز نہیں تھا رحمتِ عالم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ فوراً قافلہ تیار کریں اور ہم مدینہ طیبہ سے نکل کر ابوسفیان کے تجارتی کارواں کو روکیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مسلمانوں کی تعداد

میرے آقا ﷺ کے حکم پر 313 افراد اکٹھے ہوگئے جن میں 83 مہاجر اور بقیہ انصار تھے۔

جنگی سازوسامان

انکے پاس تین گھوڑے 70 اونٹ 6 زِرہیں اور 8 تلواریں تھیں۔

ضمضم غِفاری

وہاں ابوسفیان کو کسی نے بتایا کہ سیدِ عالم ﷺ تمہارے تجارتی کارواں کو لوٹنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے نکل چکے ہیں۔ ابوسفیان اس خبر کو سُن کر پریشان ہوا تو اُس نے بنی غِفار کے ایک شخص جس کا نام ضمضم تھا جو کہ ایک ماہر شتر سوار تھا اُس کو اجرت دے کر مکہ کی جانب روانہ کردیا۔ اس شخص نے مکہ پہنچتے ہی اعلان کرنا شروع کردیا کہ ابو سفیان کے قافلے کو بچاؤ ورنہ مسلمان قابض ہوجائیں گے۔

لشکرِ کفار

یہ سنتے ہی ابوجہل نے لوگوں کو جنگ پر ابھارنا شروع کردیا تقریباً مکہ کا ہر گھر اس تجارت کا حصہ دار تھا اسلئے اس مہم میں ہر شخص کا ذاتی مفاد بھی شامل تھا تھوڑی دیر میں ایک ہزار سپاہیوں کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لشکرِ جرار تیار ہو گیا جس میں 100 گھوڑے تھے اور 600 زرہ پوش۔ انکے ساتھ رقص کرنے والی کنیزیں بھی تھیں جو دفیں بجا رہی تھیں۔

دوسرا راستہ

ابوسفیان ضمضم غِفاری کو مکہ مکرمہ بھیج کر بے فکر نہ ہوا بلکہ اس نے جاسوسی کی سرگرمیاں اور تیز کر دیں اور عمومی راستہ چھوڑ کر ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ چلنے اور تیزی کے ساتھ مسافت طے کرنا شروع کر دی اس طرح وہ مسلمانوں کے حملے سے محفوظ ہو گئے۔ اب ابوسفیان نے ایک پیغام رساں کو بھیجا تاکہ وہ خبر دے کہ ہم مسلمانوں کے حملہ سے محفوظ ہو گئے ہیں اور اب ہمیں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے اور تم لوگ واپس لوٹ جاؤ۔ جب ابوسفیان کا پیغام رساں پیغام لے کر پہنچا تو کفار کا لشکر مکۃ المکرمہ سے نکل کر مقامِ جحفہ پہنچ چکا تھا

ابوجہل کی ہٹ دھرمی

لیکن ابوجہل جو فرعونِ وقت تھا ابوسفیان کے مشورہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہنے لگا ہم ہرگز واپس نہ جائیں گے اور ہم مسلمانوں سے ضرور ٹکر لیں گے اور اس نے کہا ہم مقامِ بدر پہنچیں گے اور وہاں تین دن ٹھہریں گے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

وادیِ ذفران میں مسلمان

اور سید عالم ﷺ بھی مدینہ طیبہ سے نکل چکے تھے جب وادیِ ذفران پہنچے تو اطلاع ملی کہ ابو جہل ایک لشکر جرار لے کر مکہ سے مدینے کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے اب مسلمانوں کا مدِ مقابل وہ تجارتی قافلہ نہ تھا جس کے محافظوں کی تعداد 30،40 کے لگ بھگ تھی بلکہ اب مدِ مقابل جنگجو اور تجربہ کار بہادروں کا ایک لشکرِ عظیم تھا جس کی قیادت مکہ کا مشہور سردار ابو جہل کر رہا تھا جو تعداد میں مسلمانوں کی اس مختصر جماعت سے تین گنا تھا اور سازوسامان اور اسلحہ میں مسلمانوں کو اِن سے کوئی نسبت ہی نہ تھی۔

تدبیر

رحمتِ عالم ﷺ حالات کو گہری نظر سے ملاحظہ فرما رہے تھے آپ ﷺ کو یہ معلوم تھا کہ اگر آج کمزوری دکھائی گئی تو صرف یہ ہی نہیں کہ کفارِ مکہ کے حوصلے بڑھ جاینگے اور وہ مسلمانوں کے خلاف اپنی کوششوں کو مزید تیز تر کر دیں گے بلکہ خود مدینے میں مسلمانوں کے لئے زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا یہودی اور منافق جو ابھی تک سہمے سہمے رہتے ہیں وہ بھی دلیر ہو جائیں گے اور داخلی امن بھی خطرہ کی نظر ہو جائے گا۔ اس لئے اب موقع ہے کہ جرّات وہمت سے کام لے کر سر فروشانہ طور پر کفار سے ٹکر لے لی جائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مجلسِ مشاورت جذباتِ صحابہ

لیکن کوئی قدم اٹھانے سے پہلے ایک مجلسِ مشاورت منعقد کی گئی جس میں مہاجرین اور انصار نے شرکت کی رحمتِ عالم ﷺ نے ان کے سامنے ساری صورتِ حال پیش فرمادی حضرت سیدنا صدیقِ ابو بکر و فاروقِ اعظم نے اپنے جذبہ جاں فروشی کا اظہار کیا پھر حضرت سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو بتایا ہے وہ کیجئے ہم آپکے ساتھ ہیں اور مزید قلبی جذبات کا اظہار کیا اِن کلمات کو سُن کر نبیِ رحمت ﷺ بہت خوش ہوئے اور حضرتِ مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حق میں دعاءِ خیر فرمائی پھر آپ ﷺ نے انصار کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: لوگو مجھے مشورہ دو اب انصار کے علم بردار حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اُٹھے اور عرض کی اے اللہ کے رسول یوں لگتا ہے آپ ہماری رائے پوچھ رہے ہیں رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اب حضرتِ سعد بن معاذ عرض گزار ہوئے: ہم آپ پر ایمان لائے آپ کی تصدیق کی اور ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ جو دین لائے ہیں وہ حق ہے اور اس پر ہم نے آپ کے ساتھ وعدے کیے اور ہم نے آپ کا حکم سننے اور اسکو بجالانے کے عہد و پیمان کیے ہیں جدھر آپ کا ارادہ ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اگر آپ سمندر میں کودنے کا حکم فرمائیں تو سب آپکے ساتھ اس میں چھلانگ لگادیں گے کوئی ایک بھی پیچھے نہ رہے گا میدانِ جہاد میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہماری جانفروشیوں سے اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے اِن پاکیزہ اور مجاہدانہ جذبات کو سُن کر سید عالم ﷺ کی خوشی کی انتہاء نہ رہی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا روانہ ہو جاؤ اور تمہیں خوش خبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں غلبہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے بخدا میں قوم کے مقتولوں کی قتل گاہوں کو دیکھ رہا ہوں۔

(طبقات ابنِ سعد جلد 2 صفحہ 14)

مقام بدر میں

اب مجلسِ مشارت ختم ہوئی اور سر فروشوں کا یہ گروہ اپنے رب کے نام کو بلند کرنے کے لئے عزمِ صمیم کرکے بدر کے مقام پر خیمہ زن ہوا جب مقامِ بدر پر پہنچے تو شارح بخاری علامہ کے بقول اس وقت لشکرِ اسلام کی تعداد 306 تھی کیونکہ مختلف مقامات پر کچھ افراد کو آپ ﷺ نے واپس بھیج دیا تھا۔ مقامِ بدر میں بلند مقام پر سیدِ عالم ﷺ کے ٹھہرنے کے لئے ایک عریش (چھپڑ) بنادیا گیا اِس وقت اُس جگہ پر ایک مسجد تعمیر ہے جس کا نام مسجدِ عریش ہے جنگ سے ایک روز قبل یعنی جمعرات سیدِ عالم ﷺ اپنے اصحاب کی ساتھ میدانِ جنگ کے نشیب و فراز کا جائزہ لینے کے لئے نکلے سارے میدان کا چکر لگایا اور اسی دوران اُن مقامات کی نشان دہی بھی فرماتے گئے جہاں کل ہونے والی جنگ میں مکہ کے سرداروں کی لاشیں گرنے والی تھیں اور واضح فرمایا کہ: فلاں جگہ فلاں مرے گا اور فلاں جگہ فلاں مرے گا رات کے وقت آپ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: آرام کرلو اور یہ بھی نصرتِ خداوندی تھی کہ صحابہ کرام نے اُس رات سکون اور اطمینان کی نیند کی۔ لیکن میرے آقا ﷺ رات بھر بیدار رہے اور ساری رات اسلام کی نصرت اور مسلمانوں کی فتح کے لئے دعائیں فرماتے رہے۔

یوم الفرقان

جب 17 رمضان المبارک جمعہ کی صبح نمودار ہوئی تو سیدِ عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز کے لئے بلایا اور نماز سے فارغ ہو کر جہاد پر وعظ فرمایا اور اب آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لڑائی کی پلاننگ سے آگاہ کیا اور وہاں کفارِ مکہ بھی صف بستہ ہو چکے تھے اور اُنہیں اپنے لشکر اور سامانِ جنگ پر بھی ناز تھا کفار نے مسلمانوں کے لشکر کی معلومات کے لئے ایک دو افراد بھیجے تو اُن لوگوں نے کفار کو یہ خبر دی کہ مسلمان تعداد، جنگی ساز و سامان کے اعتبار سے تم سے بہت کم ہیں۔ لیکن اِن کے حوصلے بہت بلند ہیں اور انہیں موت سے ڈر نہیں ہے ٹھیک ہے وہ مارے جائیں گے لیکن تمہارے بہت سے افراد کو بھی ہلاک کریں گے کیا تم یہ برداشت کر سکتے ہو؟ جب یہ بات کفار کے لشکر والوں نے سنی تو کچھ لوگ کہنے لگے ہمیں مسلمانوں سے جنگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

لیکن ابو جھل مسلمانوں سے جنگ کرنے پر ہی ڈٹا ہوا تھا اور وہ لوگ جو لوٹنا چاہتے تھے اُن کو کسی طرح منالیا۔ اِدھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر اطمینان و سکون کا نور برس رہا تھا، اُن

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے قلوب میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع فروزاں تھی، پرچمِ اسلام اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے کمربستہ تھے، دشمن کی کثرتِ تعداد اوراسلحہ کی فراوانی کی پرواہ تک نہ کی باطل کے مضبوط قلعوں کو ریزاں ریزاں کرنے کا عزمِ مصمم کر چکے تھے، باطل سے ٹکرا جانے کا والہانہ ذوق وشوق تڑپا رہا تھا، ربِ ذوالجلال کے نام کی بلندی کا پختہ ارادہ کر چکے تھے، نہ تلواروں کا خوف، نہ جان کی پرواہ، آخر یہ سب کچھ کس لئے تھا؟ یہ سبق کہاں سے ملا تھا؟ آبِ حیات کا یہ چشمہِ سوز و گداز کس نے عطا کیا تھا؟ یہ سب کچھ درِ مصطفیٰ ﷺ سے ملا تھا اور صحابہ کرام بے تابی سے حکمِ مصطفیٰ ﷺ کے منتظر تھے اسلحہ و آلات کے باوجود کفار لرز رہے تھے اور مسلمان شوقِ شہادت میں تڑپ رہے تھے یہ سب میرے آقا ﷺ کی دعاؤں کا اثر تھا نمازِ فجر کے بعد جنگ سے پہلے ایک مرتبہ پھر پیارے مصطفیٰ ﷺ نے رقت انگیز بارگاہِ خداوندی میں دُعا کی۔

جنگ میں کفار کی جانب سے سب سے پہلے اسود بن عبد الاسد میدان میں اُترا اِس پہلے کافر کو واصلِ جہنم کرنے والے پیارے مصطفیٰ ﷺ کے چچا حضور حضرت امیرِ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اب کفار کی جانب سے میدان میں تین افراد اترے اور اِن کے مقابلے میں مسلمانوں کی جانب سے انصار سے تعلق رکھنے والے صحابہ کرام میدان میں آئے انہوں نے کہا مسلمانوں کو ہمارے مقابلے میں مہاجرین کو بھیجو تو سید عالم ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ، حضرت حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ اب کی بار اِن تینوں کافروں کو واصلِ جہنم کر دیا گیا قریش کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اِن سرداروں کو جب اسلام کے بہادروں نے موت کے گھاٹ اتار دیا تو اب کفار کے حوصلے پست ہو چکے تھے بزدلی سے دل کانپ رہے تھے۔ابو جہل نے اِن کو سہارا دینے اور حوصلہ بڑھانے کے لئے یہ نعرہ لگایا:لنا العزّیٰ ولا عزّیٰ لکم (ہمارے پاس عزیٰ بُت ہے تمہارے پاس عزیٰ نہیں)۔رحمتِ عالم ﷺ نے اپنے مجاہدین کو حکم دیا کہ تم نعرہ لگاؤ:اللہ مولانا ولا مولا لکم (اللہ ہمارا مددگار ہے تمہارا کوئی مددگار نہیں)۔اِس عظیم جنگ میں پہلے نمبر پر شہید ہونے والے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت مھجع ہیں اور دوسرے نمبر پر حضرت حارثہ ہیں کچھ دیر اسی طریقے سے لڑائی ہوتی رہی پھر گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی اُس وقت مسلمانوں کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ہزاروں فرشتوں کو اتارا حضرتِ علی شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:مسلمانوں کے لشکر میں میں نے ایسے متعدد افراد کو دیکھا جو اجنبی تھے انہوں سفید لباس اور سفید عمامہ پہنا ہوا تھا۔

یہ جنگ جمعہ کے دن فجر کے بعد شروع ہوئی اور اسی دن مغرب سے پہلے ختم ہو گئی اللہ تعالیٰ نے اس جنگ میں مسلمانوں کو عظیم کامیابی عطا فرمائی۔

مسلمان شہداء

اس جنگ میں کُل 14 مسلمان شہید ہوئے جن میں 6 مہاجر اور 8 انصار تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کفار کی ہلاکت

کفار کے 70 افراد واصلِ جہنم ہوئے جن میں اکثر قریشی قبائل کے سرداران تھے۔

معجزہ

اُس وقت رسول اللہ ﷺ نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھی اور کفار کے لشکر کی طرف پھینک دی وہ لشکر جو ایک وسیع رقبے میں پھیلا ہوا تھا کوئی کھڑا تھا تو کوئی بیٹھا کسی منہ اِدھر تھا تو کسی کی پشت اِدھر تھی لیکن ایک کاف بھی ایسا نہ رہا تھا جس کی آنکھوں کو ریت کے ذرات نے بھر نہ دیا ہو سب کی آنکھیں دیکھنے سے معذور ہو گئیں اور کچھ ایسے دہشت زدہ اور آواز باختہ ہوئے کہ اپنے مقتولوں کی لاشیں بھی چھوڑ کر بھاگے اللہ رب العزار شاد فرماتا ہے: وَمَا رَمَیتَ اِذ رمیت ولکن اللہ رمٰی۔ یعنی اے محبوب کنکریاں آپ نے نہیں پھینکی جب آپ نے پھینکی بلکہ اللہ تعالی نے پھینکی (سورہ انفال آیت 17)۔ اور 70 افراد گرفتار ہوئے۔

نمازِ جنازہ

14 شُہداء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور انہیں مقامِ بدر میں ہی دفنایا گیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کفار کی لاشیں

کفار کی لاشوں کے بارے میں سیدِ عالم ﷺ نے حکم دیا کہ انکو ایک کنویں کے قریب جمع کیا جائے جب سب لاشیں اکٹھی ہو گئیں تو انہیں کنویں میں پھینک دیا گیا۔ بخاری شریف کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مکی زندگی میں کعبہ شریف کے سامنے قریش کے چند سرداران کے نام لے کر بد دعا فرمائی اور آج میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ افراد میدانِ بدر میں مارے گئے۔

گرفتار کفار

جو کفار گرفتار ہوئے کچھ سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا گیا اور جو پیسہ نہیں دے سکتے تھے انہیں کہا گیا کہ تُم ہمارے ساتھ مدینے چلو اور تم میں سے ہر ایک 10 بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دے تو وہ آزاد ہے۔

میرے آقا ﷺ مقامِ بدر پر تین دن ٹھہرے پھر آپ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

ختم شد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY